

○

ہوئی ہے کس قدر ارزانی مے جلوہ

کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر در و دیوار

جو ہے تجھے سر سوداے انتظار، تو آ

کہ ہیں دکان متاعِ نظر، در و دیوار

ہجومِ گریہ کا سامان کب کیا میں نے

کہ گر پڑے نہ مرے پاؤں پر، در و دیوار

وہ آ رہا مرے ہمسائے میں تو سایے سے

ہوئے فدا در و دیوار پر، در و دیوار

نظر میں کھٹکے ہے بن تیرے گھر کی آبادی

ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر در و دیوار

نہ پوچھ بے خودی عیشِ مقدمِ سیلاب

کہ ناچتے ہیں پڑے، سرسبز، در و دیوار

نہ کہ کسی سے کہ غالب! نہیں زمانے میں

حریفِ رازِ محبت، مگر، در و دیوار

سکتی ہے اور کوئی رکاوٹ دامگیر
نہیں ہو سکتی۔

کسی مقصد کے لیے سچا جذبہ دل

میں موجود ہو تو رکاوٹ جذبے کو

تیز تر کر دیتی ہے۔ عربی کی مشہور

مثل ہے: الانسان حریص علی

منا منع، یعنی انسان کو جس چیز سے

روکا جائے، اس کے لیے وہ اور

حریص ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل درست

ہے۔ خصوصاً عشق کے معاملات میں

تو یہ عام چیز ہے۔ سچے عشق کے

لیے ہر رکاوٹ اس کی آگ کو بھڑکانے

کا موجب ہوتی ہے۔ یہی حقیقت

مرزا نے اس شعر میں بیان کی ہے۔

رکاوٹ کے باعث زور تیز تر، ہو

جانے کا مضمون مرزا نے ایک اور

شعر میں بھی کہا ہے:

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے

رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور

۲۔ لغات۔ دوز:

کثرت۔ زیادتی۔

رنگ: حالت، کیفیت۔